نسخوں کا مختصر جائزہ اور ایران میں آزاد شناسی کے حوالے سے لکھے گئے مقالات کی فہرست بھی درج ہے جو قاری کے شوقِ مطالعہ کو مہمیز کرتی ہے۔ عربی اور اردو مخطوطات سے قبل مؤلف محمد اکرام چغتائی کا اہم دیباچہ بھی شامل ہے آخر میں مکمل اشاریہ موجود ہے جو اس کتاب کو ہر شک و شبہ سے بالاتر کر دیتی ہے۔

بہ حیثیت مجموعی زیرِ تبصرہ کتاب علم و ادب کے قاری کے لیے عموماً اور محققین و ناقدین کے لیے خصوصاً نہایت اہمیت کی حامل ہے۔ اس کے ذریعے ہر ایک اپنے موضوع اور ضرورت کے لحاظ سے ذخیرۂ آزد میں موجود مخطوطات، کتب اور رسائل تک پہنچ سکتا ہے اور مؤلفین نے اُن کی اس سعی کو نہایت سہل بنا دیا ہے۔

پنجاب یونیورسٹی کو ذخیرۂ آزاد ۱۹۱۳ء کو عطیہ کیا گیا تھا اور آزاد صدی کے موقعے پر ستانویں برس بعد اس ذخیرے کی فہرست سازی اور اشاعت ممکن ہو سکی۔ لیکن دیر آید درست آید کے مصداق یہ عظیم کام جس شان دار طریقے سے پایۂ تکمیل کو پہنچا اس کے لیے شعبۂ اردو، پنجاب یونیورسٹی اور مؤلفین یقیناً لائقِ تحسین ہیں۔

۵۔ لغتِ آزاد (اردو۔ فارسی) مولانا محمد حسین آزاد

مرتبہ: آغا محمد طاہر نبیرۂ حضرتِ آزاد

تدوینِ نو: معین نظامی

سن اشاعت: ۲۰۱۰ء

ناشر: شعبۂ اردو، اورینٹل کالج، پنجاب یونیورسٹی، لاہور

مبصّر: دردانہ شوکت

''لغتِ آزاد''، اردو اور فارسی زبان و ادب میں مولانا محمد حسین آزاد (۱۸۳۰ء۔۱۹۱۰ء) کے کارناموں میں ایک تاریخی یادگار کی حیثیت رکھتی ہے۔ جس میں اردو الفاظ و مصادر کے فارسی مترادفات و معانی درج کیے گئے ہیں۔ اس لغت سے متعلق مواد کو آزاد نے اپنی زندگی ہی میں اکٹھا کر لیا تھا لیکن اس کی ترتیب و اشاعت کی خواہش دل میں لیے اس دارِ فانی سے کوچ کر گئے۔ خوش نصیب ہیں آزاد کہ آغا محمد طاہر (نبیرۂ آزاد) نے اُن کی اِس تشنہ خواہش کی تکمیل کی اور لغت سے متعلق منتشر اوراق کو سلیقے سے مرتب کر کے ''لغتِ آزاد'' کے نام سے ۱۹۲۴ء میں کریمی پریس، لاہور سے شائع کر دیا۔